مطالعہ ادیان کے اصول واہداف، مسلم اور مغربی مناہج کا تقابلی جائزہ

Comparative Study of the Principles and Objectives of Muslim and Western Study of Religions

Dr. Abid Naeem
Assistant Professor, Department of Religious Studies, FC College University, Lahore:
abidnaeem@fccollege.edu.pk

Dr. Hafiz M. Mudassar Shafique
Assistant Professor, Riphah International University (Faisalabad campus):
mudassaraarbi@gmail.com

Usama Siddiqi
Assistant Professor of Islamiat, Govt. Islamia Graduate College Railway Road, Lahore:
usamasiddiqipk@gmail.com

Abstract

Muslims from the very beginning of Islam have paid attention to the religious literature of other religions. The Holy Quran has discussed the other religions with a special focus on *ahl i Kitab* (the People of the Book) i.e., Jews and Christian, *Shibah ahl i Kitab* (the Dubious People of the Book) like *Sabin* (Sabeans) and *Majus* (Zoroastrians) and non-revealed religions like *Muskrikin i Arab* (the Arab Pagans). Hadith and Muslim scholarship have extensively authored about other religions. The objective of the Islamic study of other religions is to prove that Islam is the only revealed religion meant for human success in the here and salvation in the hereafter as well as to criticize false beliefs and practices of other religions. However, this study has mostly been done under the title of *ilm al Klm* (Muslim Dialectical Theology). The famous branch of study that emerged in Europe with the title of 'Comparative Religions' also deals with religions. However, the objective behind the study is entirely different from the Islamic study of religions. It is not to prove some religions true and others false but to read them with a social paradigm and to get knowledge about the beliefs, religious customs, morals and religious life of the followers. The research method of the article is qualitative and comparative, so the article aims at distinguishing between the concepts, objectives, principles and methods of Muslim Study of religions and Western Comparative Religion being two opposite branches of knowledge.

Keywords: Religion, *Ilm al-Kalam*, Comparative Religion, Muslim,

مسلمانوں میں مطالعہ ادیان و مذاہب کی روایت اتنی ہی قدیم ہے کہ جتنا دینِ اسلام کیونکہ قرآن پاک وہ الہامی کتاب ہے کہ جو ہمیں اسلام کے ماسوا دیگر ادیان سے بھی متعارف کرواتی ہے۔ قرآن پاک الہامی مذاہب: یہودیت و نصرانیت، شبہ اہل کتاب: مجوس اور صابئین اور غیر الہامی مذاہب: مشرکین وغیرہ کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔ مثلاً سورہ حج میں ارشاد ربانی ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصَّابِئِيْنَ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"[1]

ترجمہ: بلاشبہ مؤمن ہوں یا یہودی، صابی ہوں یا نصرانی اور مجوسی، یا وہ جنہوں نے شرک اختیار کیا ہے، اللہ قیامت کے دن اُن سب کے درمیان فیصلہ کرے گا۔

اسی طرح قرآن پاک اہل کتاب کو مسلّمات کی طرف آنے کی یوں دعوت دیتا ہے:

"يٰاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلاَّ نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ"[2]

ترجمہ: اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہم تم میں سے مشترک ہو، (اور وہ یہ) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔

مسلم مطالعہ ادیان کی تاریخ:

اُردو میں تقابل ادیان (Comparative Religion) کے مترادف کے طور پر "مطالعہ مذاہب" اور "مطالعہ ادیان" کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ عربی زبان میں Comparative Religion کے لیے "علم مقارنة الاديان" ، "الدين المقارن" اور "التاريخ المقارن للأديان" کی اصطلاحات مروج ہیں، جو دراصل اسی انگریزی اصطلاح یا اس کی مترادف اصطلاحات کا عربی ترجمہ ہیں۔

---

[1] الحج ۱۸:۲۲

āl-Haj, 18:22

[2] آل عمران ۳:۶۴

ālʿmrān 3: 64

مسلم علماء، مصنفین اور مفکرین نے ناصرف اسلام فہمی کی خاطر علمی تحقیقات میں کثیر وقت صرف کیا بلکہ دیگر ادیان و مذاہب کے حوالے سے بھی اپنی بھرپور دلچسپی کا اظہار کیا۔ مسلمانوں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے ناصرف علمِ مطالعہ ٔادیان کی بنیاد رکھی بلکہ اس کے ابتدائی قواعد و اصول بھی انہوں نے ہی وضع کیے[3]۔ مسلم مذہبی ادب کا ایک معتدبہ حصہ مطالعہ ٔمذاہب سے متعلق ہے۔

1۔ مسلمانوں میں دیگر ادیان و مذاہب کے مطالعہ کی روایت کافی قدیم ہے۔ دستیاب معلومات کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن، حدیث و تفاسیر وغیرہ میں دیگر مذاہب کے بارے میں موجود مواد کے ماسوا، مسلمانوں نے دوسری صدی ہجری میں دیگر ادیان کے حوالے سے مستقل کتب تصنیف کرنا شروع کر دی تھیں۔[4]

2۔ مسلمانوں میں قدیم دور میں دیگر ادیان و مذاہب کے مطالعہ کے علم کو کوئی مستقل عنوان نہیں دیا گیا تھا۔ مسلم علماء نے مطالعہ ٔادیان و مذاہب کے موضوع کو "علم الکلام" کی کتابوں میں موضوعِ بحث بنایا ہے۔ اس علم کو "مقارنۃ الادیان"، "تقابل ادیان"، یا اس سے ملتے جلتے عنوانات کی بجائے "الملل والنحل" اور کبھی کبھار "الاہواء" جیسے عنوانات کے تحت ذکر کیا جاتا رہا ہے۔ تقابل ادیان یا مقارنة الأديان (Comparative Religions)، التاريخ المقارن للأديان (History of Comparative religions), علم الادیان (Science of Religions)، تاریخ الادیان(History of Religions) کی اصطلاحات انیسویں صدی عیسوی کی مغربی ایجادات ہیں۔

3۔ اس امر کا اعتراف غیر مسلم مصنفین بھی کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں دیگر ادیان بالخصوص الہامی ادیان کے مطالعہ کی روایت بہت قدیم ہے۔ ایک مغربی مفکرِ تقابل ادیان، ایرک جے شارپ (Eric J. Sharpe) (۱۹۳۳ء۔۲۰۰۰ء) کا تبصرہ ملاحظہ کریں:

There were a number of Muslim writers of the period [of Middle Ages] whose works deserve to be mentioned. They attempted to describe or otherwise confront those religions to which Islam was opposed…The

---

[3] محمد ابراہیم نصر، عبدالرحمان عمیرہ(محقق)، مقدمہ "الفصل فی الملل والاہواء والنحل"، (لبنان: دارالجیل، ۱۴۰۵ھ)۱/ ۱۳۔
muḥammad ābrāhim nṣr,ʿbdālrḥmān ʿmyrh (mḥqq), mqdmh "ālfṣl fy ālmll wālāhwāʾ wālnḥl", (lbnān :dārālǧyl,1405, 1/13

[4]۔ عابد نعیم، "الفصل فی الملل والاہواء والنحل" میں یہودیت کے متعلق ابن حزم کی تحقیقات اور مناہج بیان - ایک تحقیقی مطالعہ"، الأضواء: ۳۵ شمارہ-۵۳(۲۰۲۰):۱۲۵

honor of writing the first history of religion, in world literature, seems in fact to belong to the Muslim, *Shahrastani* (d.1153) whose ***"Religious Parties and Schools of Philosophy"*** describes and systematizes all the religions of the then-known world, as far as the boundaries of China. This outstanding work far outstrips anything which Christian writers were not capable of producing at the same period" [5]

مراد یہ ہے کہ کئی مسلم مصنفین نے اپنے ادوار میں اسلام کے مخالف مذاہب کی توضیح و تشریح یا مخالفت میں کتابیں تصنیف کیں۔ اس حوالے سے مسلم مصنف شہرستانی [6] کو بلاشبہ دنیائے ادب میں وہ پہلا مصنف ہونے کا اعزاز حاصل ہے کہ جس نے اپنی کتاب "الملل والنحل" میں تاریخ مذہب پر قلم اُٹھایا۔ اُن کی کتاب اس وقت کی معلوم دنیا کے تمام مذہب کو ایک منظم انداز سے بیان کرنے کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔ ایسا شاندار علمی کام اس دور کے کسی عیسائی مصنف کے حصے میں نہیں آیا۔

مسلم الٰہیات نے مغربی عیسائی الہیات بالخصوص قرونِ وسطیٰ کے عیسائی تدریسی فلسفے پر اپنے اثرات مرتب کیے، بایں وجہ کہ مسلم الہیات میں وحی کے ساتھ ساتھ عقل کو بھی ایک مقام حاصل تھا۔ مغربی مصنفین کی بنسبت مسلم مصنفینِ قرونِ وُسطیٰ مطالعہ مذاہب میں زیادہ رسوخ کے حامل تھے۔

"Islamic theology had been an impact on Western Christianity, notably upon medieval Scholastic philosophy, in which the values of both reason and revelation were maintained. Muslim knowledge of other religions was more advanced than European knowledge". [7]

---

[5] Ghulam Haider Aasi, Muslim Contribution to the History of Religions, A study of Ibn Hazm's Kitab al Fasl fi al-Milal wa al-Ahwa wa al-Nihal, (Pakistan: Islamic Research Institute, Second Edition, 2004) 412.

[6] علامہ شہرستانی(م۵۴۸ھ /۱۱۵۳ء) کا نام محمد ابوالقاسم بن عبدالکریم اور کنیت ابوالفتح اور لقب تاج الدین تھا۔ آپ شہرستانی کی نسبت سے معروف تھے۔ آپ کی شہرت ایک موٴرخ، مناظر اور مسالک ومذاہب کے بارے میں لکھنے والے عالم دین کے طور پر ہے۔ علامہ شہرستانی کی کتب میں سب سے زیادہ شہرت "الملل والنحل" کو نصیب ہوئی اور یہ کتاب بلاشبہ علامہ شہرستانی کے تعارف کا باعث ہے۔ مذکورہ کتاب الہامی و غیر الہامی مذاہب اور اسلامی فرقوں کے تعارف و نقد پر مشتمل ہے۔ نیز زیر نظر کتاب فلسفیانہ تصانیف میں بھی ایک اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے (عبدالکریم بن محمد سمعانی، (م۵۶۲ھ / ۱۱۶۷ء)، التحبیر فی المعجم الکبیر، تحقیق منیرہ ناجی سالم، (عراق :رئاسۃ دیوان الاوقاف، طبع اول، ۱۹۷۵ء)۲/۱۶۰)

[7]Smart, N. and Segal,. Robert. "Study of Religion." Encyclopedia Britannica, The New Encyclopaedia Britannica (Micropaedia), (S.V.: Study of Religion) (USA: Encyclopaedia Britannica, Inc, 15th Edition, 2005)

مسلمانوں کی مطالعۂ مذاہب کی کاوشوں کو مغرب میں تقابلِ ادیان کے عنوان کے تحت ذکر کرنے بجائے مناظراتی ادب (Polemics) کے عنوان کے تحت بیان کیا گیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی تقابلِ ادیان اور مسلم مطالعۂ ادیان کے بنیادی مفاہیم، مناہج اور اہداف و مقاصد یکسر مختلف ہیں۔ اس امر کی مزید تفصیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ کریں۔

مسلم مطالعۂ ادیان کا مفہوم و اسلوب:

مسلمانوں کے نزدیک تقابل ادیان کا مفہوم، مغربی تصورِ ادیان سے مختلف ہے کیونکہ عند المسلمین اسلام کے ماسوا دیگر ادیان و مذاہب کو منسوخ اور باطل ثابت کرتے ہوئے اسلام کی برتری اور حقانیت کو ثابت کرنا بھی اس علم کا اہم ترین حصہ ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جدید مسلم ادب میں بھی "تقابلِ ادیان" اور اس کی مترادف عربی اصطلاح "مقارنة الأديان" ہی مروّج ہو چکی ہے۔ زمانہ حاضر کے مسلم مفکرینِ تقابلِ ادیان کی بیان کردہ چند تعریفات حسب ذیل ہیں:

مسلم تقابل ادیان کی ایک اہم تعریف یوں کی گئی ہے:

"مذاہبِ عالم کے معتقدات، مصادر اور احکام و شرائع کا باہمی مقارنہ و موازنہ نیز متعدد مذاہب کے مابین اتفاق و اختلاف کی تبیین اور مذاہب کے باہم ایک دوسرے سے متاثر ہونے اور اخذ و استفادہ کے تفصیلی علم کو تقابل ادیان کہتے ہیں"۔[8]

مسلم تقابل ادیان کی ایک دوسری تعریف ملاحظہ کریں:

"تقابل ادیان سے مراد وہ علم ہے کہ جس میں تمام ادیان کے حامیان اور تعلیمات کا ہادئ اسلام، صحیفۂ ہدایت [مراد قرآن مجید] اور اسلامی تعلیمات سے مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کی حقانیت اور صداقت کو دلائل سے ثابت کرنا اور حق و باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچتا ہے"۔[9]

مسلم علماء کے ہاں تقابل ادیان کی تیسری تعریف حسبِ ذیل ہے:

---

[8] انیس احمد فلاحی مدنی، مذاہبِ عالم: ایک تقابلی مطالعہ، (پاکستان: ملک اینڈ کمپنی، اردو بازار، لاہور، س ن) ۲۴۔
Ānys āḥmdflāḥy mdny ‹mḏāhb ِ ʿālm: āyk tqābly mṭālʿh, (pākistān :mlk and compny, urdu bāzār, lāhore)24

[9] عبدالرشید، ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ، (پاکستان، س ن)۔۲۱
Āʿbdālršyd ‹ādyān w mḏāhb kā tqābly mṭālʿh,(pākistān ‹)21

"مذاہب کے تقابلی مطالعہ سے مراد یہ ہے کہ مذاہب کا حقیقی محور کیا ہے؟ کیا بنیادی تعلیم تمام مذاہب کی مشترکہ ہے؟ آیا مذاہب کی تسلیم شدہ کتب لفظی اور معنوی لحاظ سے محفوظ و مصئون ہیں یا ان میں بعد میں تبدیلی کی گئی ہے؟ دوم مذاہب کی کتب انسانی زندگی کے ہر شعبے کی رہنمائی کرتی ہیں یا مخصوص شعبوں کی طرف؟ سوم بانیان مذاہب کے حالات زندگی کہاں تک تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں؟ مذکورہ امور کی وضاحت اور مطالعہ سے ہی کسی کی برتری ثابت ہو سکتی"[10]

مسلم تقابل ادیان کی ایک تعریف یوں کی گئی ہے:

"انه علم يقارن بين الأديان لاستخلاص أوجه الشبه والاختلاف بينها، ومعرفة الصحيحة منها والفاسدة، اظهاراً لحقيقة الاسلام بأدلة يقينيّة"[11]

یعنی تقابل ادیان وہ علم ہے کہ جس میں مختلف ادیان کا باہم تقابل اس غرض سے کیا جاتا ہے کہ ان کے مابین متفق علیہ اور مختلف فیہ امور کو جانا جاسکے اور نیز حق اور فاسد ادیان کے مابین امتیاز کیا جاسکے تاکہ دینِ اسلام کی حقانیت محکم دلائل کی مدد سے واضح ہو سکے۔

مذکورہ بالا تمام تعریفات سے مسلم تقابل ادیان کی یہ وضاحت سامنے آتی ہے کہ اس علم کا مقصد اسلام اور دیگر ادیان کے درمیان مشترک اور مختلف فیہ امور کو جاننا اور قرآن وسنت کی روشنی میں دیگر ادیان کا جائزہ لے کر ان کے باطل نظریات کو باطل اور اسلام کو برحق ثابت کرنا ہے۔ مؤخر الذکر مقصدِ تقابل ادیان، مسلم مطالعہ ٔادیان و تقابلِ ادیان اور مغربی تصورِ تقابل ادیان کے درمیان لکیر کھینچ دیتا ہے۔

مسلم مطالعہ ٔادیان کے اہداف ومقاصد:

مسلمانوں کے نزدیک تقابل ادیان یا مطالعہ ٔادیان کے اہداف و مقاصد کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

۱۔ قرآن مجید کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی بطور نبی اس دنیا میں بعثت اور دینِ اسلام کی آمد کا ایک اہم مقصد دینِ اسلام کو دیگر تمام ادیان پر غالب کرنا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

---

[10] غلام رسول چیمہ، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ (پاکستان: چوہدری غلام رسول اینڈ سنز پبلشرز، 2012) ۱۲

ġlām rswl chymh, mḏāhb ʿālmkā tqābly mṭālʿh(pākistān:chwhdry ġlām rswl āynd snz publšrz ،2012) 12

[11] أهمية دراسة علم مقارنة الأديان: Hend Mohamed EL-Dessoky "

"هُوَ الَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ"[12]

ترجمہ:(اللہ رب العزت) وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے، تا کہ اُسے تمام دوسرے دینوں پر غالب کر دے۔

چنانچہ دیگر ادیان و مذہب کا اسلام کی روشنی میں تجزیہ کرنا اور اسلام کی حقانیت اور دیگر مذاہب کے باطل نظریات کے بطلان کو دلائل کے ساتھ ثابت کرنا، مسلم مطالعہ ٔادیان کا اہم مقصد ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے قرآنی علوم کو پانچ قسموں میں منقسم کرتے ہوئے دوسرا علم، "علم المخاصمہ" کو قرار دیا ہے۔ اس علم کا تعلق دیگر مذاہب کے عقائد باطلہ کے ابطال کے ساتھ ہے۔[13]

۲۔ اسلامی تعلیمات کسی فرد کو اس بات کی ہر گز اجازت نہیں دیتیں کہ دیگر ادیان کے ابطال کی خاطر ایسی تعلیمات اور رسوم کو کسی دین کی طرف منسوب کر دیا جائے کہ جو اس دین کا حصہ نہیں ہیں یا اس دین کی ثابت شدہ تعلیمات کو غلط انداز میں پیش کیا جائے۔ مسلم اہلِ علم نے ہمیشہ اس بات کا التزام کیا کہ دیگر ادیان کی تعلیمات کو بلا کم و کاست بیان کیا جائے۔ اس حقیقت کا اظہار مذکورہ عبارت سے بھی ہوتا ہے:

"Quite often the major underlying motive to know about other religions was to demonstrate that they were flawed and that Islam was superior to all of them. It is remarkable, however, that despite this motive, the Muslim scholars concerned with studying religions exhibited two characteristics. First, they engaged in assiduously collecting facts about other religions. Second, they honestly stated the facts at which they had arrived. They doubtlessly refuted the doctrines of other religious traditions, but they were not wont to distort their doctrines or history". [14]

"مسلم مصنفینِ مطالعہ ٔادیان میں سے اکثر کے ہاں مطالعہ ٔمذاہب کا مقصد دیگر ادیان کا افساد اور اسلام کی برتری کو ثابت کرنا تھا۔ اس مقصد کے باوجود، مسلم مصنفینِ مطالعہ ٔادیان نے دو شاندار خصوصیات کا التزام کیا: اول

---

[12] الصف، ۹:۶۱

ālṣf ،61:9

[13] شیخ احمد شاہ ولی اللہ دہلوی، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، (پاکستان: قدیمی کتب خانہ، س ن)۱۸۔

šyẖ āḥmd šāh wly āllh dhlwy,ālfwz ālkbyr fy āṣwl āltfsyr,(pākistān: qdymy kutb kẖānh)18

[14] Dr Zafar Ishaq Ansari (Foreword) on "Muslim Understanding of other Religions" by Dr Ghulam Haider Aasi,.V

یہ کہ انہوں نے بڑی عرق ریزی سے دیگر مذاہب کے متعلق معلومات کو اکٹھا کیا۔ دوسرا یہ کہ انہوں نے اپنے نتائجِ تحقیق کو بیان کرنے میں دیانتداری سے کام لیا۔ انہوں نے دیگر مذہبی روایات کے دینی معتقدات کی تردید تو کی لیکن ان کے دینی عقائد اور تاریخ کو مسخ کرنے کی عادت نہیں اپنائی"۔

۳۔ مطالعۂ مذاہب میں دوسرے مذاہب کے باطل معتقدات پر بالکل نقد کیا جاسکتا ہے، لیکن اس دوران محض دیگر ادیان کے فاسد نظریات پر تنقید نہیں ہونی چاہیے بلکہ ان کے روشن پہلوؤں کو بھی ذکر کرنا چاہیے۔ بالخصوص وہ پہلو جن کی تائید وتوثیق قرآن وسنت سے بھی ہوتی ہو، کیونکہ ایسی تعلیمات دراصل اسلام کا حصہ ہیں۔

اللہ رب العزت کا ارشاد اسی مفہوم کا حامل ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ"[15]

ترجمہ: اے ایمان والو! ایسے بن جاؤ کہ اللہ (کے احکام کی پابندی) کے لیے ہر وقت تیار رہو، (اور) انصاف کی گواہی دینے والے ہو، اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ناانصافی کرو۔ انصاف سے کام لو، یہی طریقہ تقویٰ سے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ یقیناً تمہارے تمام کاموں سے پوری طرح باخبر ہے۔

اسی مقصدِ مطالعۂ مذاہب کو مولانا مودودی یوں بیان کرتے ہیں:

"ادیان کا مقابلہ درحقیقت ایک بہت مشکل کام ہے۔ انسان جس عقیدے اور رائے پر ایمان رکھتا ہو اس کے مخالف عقائد و آراء کے ساتھ بہت کم انصاف کر سکتا ہے۔ یہ کمزوری انسانی طبائع میں بہت عام ہے۔ مگر خصوصیت کے ساتھ مذہبی گروہ میں تو اس نے تعصب و تنگ نظری کی بدترین شکل اختیار کرلی ہے۔ ایک مذہب کے پیرو جب دوسرے مذاہب پر تنقید کرتے ہیں تو ہمیشہ ان کے تاریک پہلو ہی تلاش کرتے ہیں اور روشن پہلو کو یا تو دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے یا اگر دیکھ بھی لیتے ہیں تو اسے دیدہ ودانستہ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مذہبی تنقید سے ان کا مدعا دراصل حق کی تلاش نہیں ہوتا بلکہ محض اس رائے کو جسے وہ تحقیق سے پہلے اختیار کرچکے ہیں، درست ثابت کرنا ہوتا ہے۔ اس طریقہ سے تقابل ادیان کے تمام فوائد زائل ہوجاتے ہیں اور خود اس مذہب کو بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا جس کی تائید میں یہ گمراہ کن طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اگر تقابل کا مقصد حق کی تحقیق اور اس کے

---

[15] المائدہ، ۸:۵

Ālmāydh 5:8

احقاق کے سوا کچھ اور نہیں ہے تو یقیناً اس مقصد کے حصول کا بھی یہ کوئی صحیح طریقہ نہیں ہے کہ آدمی پہلے سے دوسرے مذاہب کے متعلق ایک مخالفانہ رائے قائم کر لے اور ان کا مطالعہ صرف اس نیت سے کرے کہ ان کی خوبیوں پر پردہ ڈالنا ہے اور ان کی برائیوں کو تلاش کر کے ان سے اپنے مذہب کی برتری ثابت کرنی ہے۔ اس قسم کی بد دیانتی اور فریب کاری سے کسی مذہب کی برتری کا اثبات نہ تو فی الحقیقت اس کی برتری کا اثبات ہو گا، نہ ایسی کامیابی کسی دینِ حق کے لیے باعثِ فخر ہو سکتی ہے اور نہ حق و صداقت کی نظر میں ایسے مذہب کو کوئی وقعت حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر اس طرح دھوکہ کھا کر کوئی شخص اس کی حقانیت کا معتقد ہو جائے تو یہ اعتقاد بالکل ناقابلِ اعتماد ہو گا، کیونکہ اس کی بنیاد ہی غلط ہو گی"۔[16]

۴۔ دعوت و تبلیغ کو مؤثر بنانے میں مطالعہ ادیان بنیادی رول ادا کرتا ہے۔ اس کے ذریعہ داعی، مدعو و مخاطب اقوام کی نفسیات، تاریخ، تہذیب و ثقافت اور عقائد سے واقف ہوتا ہے اور ان کے عقائد و شریعت میں واقع کمزوریوں کو نمایاں کر کے ان کے سامنے غور و فکر کی راہیں کھولتا ہے نیز ان کے قلب و دماغ میں نفوذ کے راستے ہموار کرتا ہے۔ انسانی ذہن اپنے مذہب کے عقائد پر بھرپور یقین رکھتا ہے۔ آباء و اجداد سے ترکہ میں ملے یہ عقائد اس کے رگ و ریشے میں پیوست ہوتے ہیں۔ ان عقائد کو متزلزل کیے بغیر نئے عقائد کے دخول کی راہیں ہموار نہیں ہوتیں۔ انسانی ذہن کی مثال پانی سے لبریز گلاس سے دی جاسکتی ہے جس میں دوسرے مشروب کو رکھنا اسی وقت ممکن ہے جب پانی سے اسے خالی کر دیا جائے۔ اس کے بغیر خالص مشروب کا داخل ہونا ممکن نہیں۔ ٹھیک اسی طرح سابقہ عقائد و نظریات پر تیشہ چلائے اور ان کی جڑیں کمزور کیے بغیر صحیح اسلامی عقائد ذہنوں میں جاگزیں نہیں ہو سکتے۔

5۔ تقابل ادیان کے ذریعہ داعی، مدعو کے سامنے اس کی شریعت اور اسلامی شریعت کے بعض احکام و قوانین کا تقابلی مطالعہ پیش کر کے اسلامی احکام کی آسانی اور ان کی فطرت سے ہم آہنگی اور غیر اسلامی احکام کی سختیوں سے دوری کو ثابت کر کے اسلام کی حقانیت اسے سمجھا سکتا ہے۔ مثلاً ہندومت اور یہودیت میں حائضہ عورت اور جریان کے مریض کے ساتھ سختی کا جو سلوک کیا جاتا ہے وہ انتہائی غیر معقول ہے۔ غور کیجئے حیض کا آنا ایک فطری امر ہے۔ اس کے جاری ہونے کا بنیادی مقصد رحم مادر کو استقرار حمل کے قابل بنانا ہے، لیکن منو کے قوانین اور توراتی شریعت اس حالت میں عورت کو ایک کنارے اور الگ تھلگ رہنے کا حکم دیتے ہیں بلکہ یہودیت تو حیض اور جریان کو ایک غلطی

[16] سید ابو الاعلیٰ مودودی، الجہاد فی الاسلام، (پاکستان: ادارہ ترجمان القرآن، طبع بیستم، ۲۰۰۷ء)۳۲۷،۳۲۸۔
syd ābwālā'ly mwdwdy, ālğhād fy ālāslām, (pākistān: ādārh trğmān ālqrān ،ṭb' bystm, 2007)327-28

تصور کرتے ہوئے، پاکی کے لیے دو قمریوں کی قربانی واجب قرار دیتی ہے جس سے وہ عورت اور اس کا پورا خاندان اس ممانعت کی بناء پر حرج اور تنگی محسوس کرتا ہے۔ جب کہ اسلامی شریعت حائضہ عورت سے صرف مباشرت کو حرام ٹھہراتی ہے اور بقیہ جملہ امور اور گھریلو کاموں میں اس کے تعاون واشتراک کو جائز قرار دیتی ہے۔[17]

مسلم مطالعہ ٔادیان کے اصول:

۱۔ حکمت ۲۔ عمدہ نصیحت ۳۔ مجادلہ

قرآن پاک دعوت و تبلیغِ اسلام اور مخاصمینِ دین کے ساتھ بحث و مناظرہ کے تین زریں اصول بیان کرتا ہے۔ یہ اصول سورۂ نحل کی مذکورہ آیتِ کریمہ سے مستنبط ہوتے ہیں:

"اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ"[18]

"یعنی اے نبی ﷺ! اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دو اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ سے کہ جو بہترین ہو"۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ، مسلمانوں کے لیے مطالعہ ٔادیان کے اہم ترین مقصد یعنی دیگر مذاہب کے عقائد و عبادات کو بھرپور طریقے سے جان لینے کے بعد، اپنے دین کی حکمت و نصیحت کے ساتھ دعوت کے اصول کو بیان کر رہی ہے۔ مولانا مودودی کے ہاں حکمت، موعظہ حسنہ یعنی عمدہ نصیحت اور مجادلہ کا مفہوم ملاحظہ کریں:

"دعوت میں دو چیزیں ملحوظ رہنی چاہییں۔ ایک حکمت۔ دوسرے عمدہ نصیحت۔ **حکمت** کا مطلب یہ ہے کہ بے وقوفوں کی طرح اندھا دھند تبلیغ نہ کی جائے، بلکہ دانائی کے ساتھ مخاطت کی ذہنیت، استعداد اور حالات کو سمجھ کر، نیز موقع و محل کو دیکھ کر بات کی جائے۔ ہر طرح کے لوگوں کو ایک ہی لکڑی سے نہ ہانکا جائے۔ جس شخص یا گروہ سے سابقہ پیش آئے، پہلے اس کے مرض کی تشخیص کی جائے پھر ایسے دلائل سے اس کا علاج کیا جائے جو اس کے دل و دماغ کی گہرائیوں سے اس کے مرض کی جڑ نکال سکتے ہوں۔ **عمدہ نصیحت** کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ مخاطب کو صرف دلائل ہی سے مطمئن کرنے پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ اس کے جذبات کو بھی اپیل کیا جائے۔ برائیوں اور

[17] انیس احمد، مذاہبِ عالم: ایک تقابلی مطالعہ، ص۲۹۔

ānys āḥmd, mḏāhb̤ ʿālm: āyk tqābly mṭālʿh, p.29

[18] النحل، ۱۲۵:۱۶۔

ālnḥl 16:125

گمراہیوں کا محض عقلی حیثیت سے ابطال نہ کیا جائے بلکہ انسان کی فطرت میں اُن کے لیے جو پیدائشی نفرت پائی جاتی ہے، اسے بھی اُبھارا جائے اور ان کے برے نتائج کا خوف دلایا جائے۔ ہدایت اور عمل صالح کی محض صحت اور خوبی ہی عقلاً ثابت نہ کی جائے بلکہ ان کی طرف رغبت اور شوق بھی پیدا کیا جائے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ نصیحت ایسے طریقہ سے کی جائے جس سے دل سوزی اور خیر خواہی ٹپکتی ہو۔ مخاطب یہ نہ سمجھے کہ ناصح اسے حقیر سمجھ رہا ہے اور اپنی بلندی کے احساس سے لذت لے رہا ہے۔ بلکہ اسے یہ محسوس ہو کہ ناصح کے دل میں اس کی اصلاح کے لیے ایک تڑپ موجود ہے اور وہ حقیقت میں اس کی بھلائی چاہتا ہے"۔[19]

قرآنی اصولِ مجادلہ، تقابل ادیان کا ایک بہترین اصول ہے۔ مولانا مودودی کے نزدیک مخاصمینِ اسلام کے ساتھ مجادلہ کا مفہوم اور طریقہ درج ذیل ہے:

"اس کی نوعیت محض مناظرہ بازی اور عقلی کشتی اور ذہنی دنگل کی نہ ہو۔ اس میں کج بحثیاں اور الزام تراشیاں اور چوٹیں اور پھبتیاں نہ ہوں۔ اس کا مقصود حریفِ مقابل کو چپ کروا دینا اور اپنی زبان آوری کے ڈنکے بجا دینا نہ ہو۔ بلکہ اس میں شیریں کلامی ہو، اعلیٰ درجہ کا شریفانہ اخلاق ہو، معقول اور دل لگتے دلائل ہوں، مخاطب کے اندر ضد اور بات کی پچ اور ہٹ دھرمی پیدا نہ ہونے دی جائے، سیدھے سیدھے طریقے سے اس کو بات سمجھانے کی کوشش کی جائے اور جب محسوس ہو کہ وہ کج بحثی پر اتر آیا ہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ گمراہی میں اور زیادہ دور نہ نکل جائے"۔[20]

۴۔ مطالعہ مذاہب کے ذریعہ داعی کو ایک اہم فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اِس سے اُسے اسلام اور مدعو کے مذہب کے درمیان مشترک امور واقدار اور عقائد کا علم حاصل ہوتا ہے جنہیں بنیاد بنا کر بتدریج مدعو کو مختلف فیہ امور کو ماننے پر آمادہ کیا جاسکتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"یٰاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلاَّ نَعْبُدَ اِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا"[21]

---

[19] سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، (بذیل: سورۃ النحل، ۱۶:۱۲۵)، (پاکستان: ادارہ ترجمان القرآن، س۔ن) ۲/۵۸۱، ۵۸۲۔
syd ābw ālāʿly mwdwdy, tfhym ālqran, (bḏyl: swrh ālnḥl), (pākistān: ādārh trǧmān ālqrān) 2/581-82

[20] ایضاً، ۲/۵۸۲

IbIḍ 2/582

[21] آل عمران، ۳:۶۴

āl imrān 3:64

ترجمہ: اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہم تم میں سے مشترک ہو، (اور وہ یہ) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔ یعنی ایسے عقیدے پر ہم سے اتفاق کر لو جن پر ہم بھی ایمان لائے ہیں اور جس کے صحیح ہونے سے تم بھی انکار نہیں کر سکتے۔ تمہارے اپنے انبیاء سے یہی عقیدہ منقول ہے اور تمہاری اپنی کتب مقدسہ میں اس کی تعلیم موجود ہے۔[22]

۵۔ مطالعہ ٔ مذاہب کے مسلم عالم کا ایک ہدف یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دیگر ادیان کے مذہبی معتقدات، عبادات، اخلاقیات کا مطالعہ کرنے کے بعد جب اپنے مذہب اسلام کے انہی پہلوؤں کو دیکھے تو اسے اطمینانِ قلبی حاصل ہو کہ اس کا دین دیگر ادیان کی بنسبت کتنا مکمل، آسان اور واضح ہے۔

۶۔ مطالعہ ٔ ادیان کا ایک ہدف یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے بارے میں جاننے کے ذریعے سے ان کے پیروکاروں کے درمیان موجود غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔

۷۔ مذاہب کے درمیان مشترک پہلو تلاش کرنا تاکہ باہم رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ حاصل ہو۔

۸۔ مدّ مقابل کی مذہبی نفسیات کو جاننے کے بعد اپنے دین کی دعوت کی خاطر ایک مؤثر حکمتِ عملی تیار کرنا۔[23]

مغربی تقابل ادیان کا اصطلاحی مفہوم:

اسلامی ادب کی تاریخ میں تقابل ادیان کی اصطلاح، مستقل اصطلاح کے طور پر کسی مخصوص مفہوم کی حامل نہیں رہی، بلکہ دراصل یہ انگریزی اصطلاح"Comparative Religion" کا اُردو ترجمہ ہے۔ جائزہ لینے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ "Comparative Religion" انگریزی زبان کے دو عمومی الفاظ کی بجائے ایک باقاعدہ اصطلاح ہے، جو انیسویں صدی عیسوی میں یورپ میں رواج پاتی ہے اور ایک سائنسی اصطلاح کے طور پر ایک مخصوص مفہوم کی حامل ہے۔

The Encyclopaedia of Religion کے مطابق Comparative Religion کی وضاحت درج ذیل ہے:

[22] مذہبِ عالم: ایک تقابلی مطالعہ، ص ۳۱

mdẖb ʿālm: āyk tqābly mṭālʿh, p.31

[23] حافظ محمد شارق، آسیہ رشید، مطالعہ ٔ مذاہبِ عالم، (پاکستان: ادارہ تحقیقاتِ مذاہب، ۲۰۱۶ء) ۲۶

fẓ mḥmd šārq, āsyh ršyd,mṭālʿh mḏāhb ʿālm,(pākistān : ādārh tḥqyqāt mḏāhb 2016) 26

The Comparative Study of religion or کی اصطلاحComparative Religion religionsیعنی ادیان کے تقابلی مطالعہ کی تخفیف ہے، یہ اصطلاح انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں " The Science of Religion"یعنی علم مذہب کے مترادف کے طور پر مروج ہوئی۔ اس علم کا مرکزی نقطہ مذاہبِ عالم سے حاصل شدہ ماضی اور حال کی معلومات پر تقابلی یا سائنسی طریقہ کار کا اطلاق ہے۔ اس طریقہ کار میں ہر مذہب کو ایک مخصوص ترقیاتی یا ارتقائی طریقہ کار میں ایک مخصوص مقام عطا کرنا اور مذاہب کی اہمیت کا جائزہ لینا بھی شامل ہیں۔[24]

معروف مغربی منصف پال وِن کے نزدیک تقابلِ ادیان کے اہداف درج ذیل ہیں:

۱۔ معروف مذاہب کے نظام ہائے نظریات کا یکجا مطالعہ کرنا اور اس مجموعی تناظر میں ان کو سمجھنے کی کوشش کرنا۔

۲۔ مختلف مذاہب کی اُن منفرد اور امتیازی خصوصیات کو زیرِ غور لانا، جو کسی مذہب کو دیگر مذاہب سے منفرد بناتی ہیں۔

۳۔ مذاہب کے دلچسپ مشترکات کا ذکر کرنا

۴۔ تقابل ادیان کے مقاصد میں یہ بات شامل نہیں کہ وہ مذاہب کے صداقت اور استناد کے دعویٰ جات کی تصدیق تکذیب کرے یا کسی ایک دین کے دیگر ادیان کی بنسبت زیادہ اتم اور ترقی یافتہ ہونے کو ثابت کرے۔[25]

مغربی علمِ تقابلِ ادیان کے مقاصد و اہداف کا خلاصہ:

مغربی علمِ تقابلِ ادیان کے اہداف و مقاصد میں ادیان و مذاہب کے باہمی تقابل کے بعد ایسے اصول، معیارات اور نتائج دینا ہرگز شامل نہیں کہ جن کی بنیاد پر بعض ادیانِ عالم کو ایک دوسرے کے مقابلے میں حق یا باطل اور برتر یا کمتر وغیرہ قرار دیا جا سکے۔ مغربی علمِ تقابلِ ادیان کے مقاصد و اہداف کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

[24] "The term Comparative Religion, a shortened form of the comparative study of religion (or religions), became current in the late nineteenth century as a synonym for the Science of religion … as originally conceived, it centered on the application of the comparative (or scientific) method to the data provided by the religions of the world, past and present. This involved the assignment to each of a place within a scheme of progress, development, or evolution and assessment of their values". (Eric J. Sharpe, **Encyclopedia of Religion**, Mircea Eliade (Editor), (S.V.: Comparative Religion), (USA: Macmillan Publishing Company, 1986 AD) 3/578)

[25]Paul Gwynne, **World Religions in Practice: A Comparative Introduction** (UK: Blackwell Publishing, 2009) 1-2.

- مذہب کو الہامی کی بجائے ایک سماجی عنصر کے طور پر دیکھنا اور اس کی تاریخ، مآخذ اور رسوم ورواج وغیرہ کو دریافت کرنا
- مختلف مذاہب کے مابین اشتراکات واختلافات کی تلاش کرنا
- مذاہب کے نظام ہائے معتقدات، عبادات و اخلاقیات کا یکجا مطالعہ کرنا اور تمام مذاہب کے مجموعی تناظر میں ان کو سمجھنے کی سعی کرنا
- مذاہب کی تعلیمات کے واسطے سے اس مذہب کے ماننے والوں کی سماجی وذہنی حالت کا اندازہ کرنا
- مذاہب کے مابین مشترکات کو سامنے لا کر مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے مابین ذہنی، سماجی و معاشرتی ہم آہنگی پیدا کرنا
- ایک مذہب کی خوبیوں کو دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے سامنے آشکارا کرنا
- تمام مذاہب میں موجود خوبیوں کو یکجا کر کے ایک ایسے آفاقی مذہب کی تشکیل کرنا کہ جو تمام انسانیت کے لیے قابلِ قبول اور بقائے باہمی کا ضامن ہو۔

حاصلِ بحث:

سابقہ مباحث کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مغربی اور مسلم مطالعہٗ ادیان کے مفاہیم، اسالیب اور اہداف و مقاصد میں واضح فروق موجود ہیں، اگرچہ دونوں میں چند مشترکات بھی پائے جاتے ہیں۔ درج سطور اسی تقابلی جائزے پر مشتمل ہیں۔

- مطالعہٗ مذاہب کے لیے استعمال کی جانے والی اصطلاح کے حوالے سے مغربی اور مسلم فکر میں یہ فرق ہے کہ مغرب کے ہاں اس علم کے لیے انیسویں صدی عیسوی کے اواخر سے Comparative Religion کی اصطلاح مروّج ہے، جس کا اردو ترجمہ تقابل ادیان اور عربی ترجمہ مقارنۃ الادیان یا ان کی مترادف اصطلاحات کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یہ اصطلاح بیسویں صدی میں ایک ایسے پختہ علم (Discipline) کے طور پر سامنے آتی ہے کہ جس کی پیدائش اور فکری ارتقاء سائنسی بنیادوں اور خطوط پر ہوئی ہے۔
- تقابل ادیان کی اصطلاح قدیم اسلامی ادب میں اپنا کوئی وجود نہیں رکھتی۔ فی زمانہ اس کا استعمال مغربی اصطلاح Comparative Religion کے ترجمہ کے طور پر مروج ہے۔ اس اصطلاح کے علاوہ

مطالعہ ٔادیان، مطالعہ ٔمذاہب، مطالعہ ٔادیان و مذاہب، مذاہبِ عالم کا مطالعہ وغیرہ جیسی اصطلاحات بھی مسلم اہلِ علم کی طرف سے استعمال کی جاتی ہیں۔ لیکن تقابلِ ادیان کی اصطلاح چونکہ ایک مخصوص پسِ منظر اور ایسے مفہوم کی ترجمان ہے کہ جو مسلم تصورِ مطالعہ ٔمذاہب سے کافی مختلف ہے، لہٰذا مسلم اہلِ علم کے لیے یہی مناسب ہے کہ تقابلِ ادیان کی اصطلاح کے استعمال کی بجائے مطالعہ ٔادیان و مذاہب کی اصطلاح کو رواج دیں۔

- مغربی تصورِ تقابل ادیان کے مطابق مذاہب کا مطالعہ و تقابل خالصتاً سماجی نقطہ ٔنظر سے کیا جاتا ہے، نیز اس کی فکری بنیادیں سیکولرازم پر قائم ہیں۔ مزید برآں اس تصور کی بنیاد انکارِ وحی کے نظریہ پر ہے۔ اس کے بالکل برعکس اسلامی تصورِ مطالعہ ٔمذاہب کے مطابق دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ ٔحیات پر مشتمل ہے، جس کی بنیاد وحی یعنی قرآن و سنت پر ہے، نیز وحی کا درجہ دیگر تمام ذرائعِ علم پر فائق و افضل ہونے کا ہے۔
- مغرب کے ہاں تقابلِ ادیان ایک ایسی سائنس کا نام ہے کہ جو مذاہب کے مآخذ، دائرۂ کار، مابہ الامتیاز اور مابہ الافتراق خصوصیات، ان کے باہمی تعلقات اور مشترکات کی بنیاد پر ایک آفاقی مذہب کی تشکیل سے عبارت ہے۔ الغرض اس کا دائرہ کار، تاریخ اور فلسفہ ٔمذہب کی دریافت اور ان کے باہم تقابل تک محدود ہے۔ اسلام کے نزدیک بھی مذاہب سے متعلقہ مذکورہ ابحاث تو مطالعہ ٔادیان کا حصہ ہو سکتی ہیں لیکن آفاقی مذہب کی تشکیل ہرگز نا تو اس علم کا حصہ ہے اور نا ہی اسلام اسے روا سمجھتا ہے۔
- مغرب کے نزدیک تقابلِ ادیان کی بنیاد نظریہ ٔارتقاء(Evolutionary Theory) پر ہے، جس کے مطابق انسانیت اپنی ابتداء میں خدا اور مذہب کے تصور سے یکسر نابلد تھی، انسانی فکر و شعور نے اسے خدا اور مذہب کی ضرورت سے روشناس کروایا۔ اس کے برخلاف اسلام کے نزدیک انسانِ اوّل خدا اور مذہب کے تصور سے بالکل واقف تھا اور یہی نظریات اس کی فکر کی بنیاد تھے۔
- چونکہ مغرب کے نزدیک ادیان کا تقابل ایک سماجی ضرورت کے تحت کیا جاتا ہے، لہٰذا حق و صداقت کے قضیے سے اس کا کوئی تعلق نہیں، بلکہ مغربی تصور کے مطابق یہ جاننا ممکن ہی نہیں کہ کونسا مذہب حق اور کون سا باطل ہے۔ اسلام کے نزدیک ادیان کے مطالعہ کا اہم ترین مقصد ان میں سے حق اور باطل کو واضح کرنا اور ثابت کرنا ہے۔ اسلامی مطالعہ ٔمذاہب کے مطابق حق و باطل کے سوال سے صرفِ نظر کرنا، اس علم کی مقصدیت کو کلیتاً ختم کر دینے کے مترادف ہے۔

- اسلامی مطالعۂ مذاہب کا ایک اہم مقصد دیگر مذاہب کے بارے میں جاننے کے بعد، ان مذاہب کے پیروکاروں کو اس انداز میں دینِ اسلام کی طرف دعوت دینا ہے تاکہ قرآنی اصول "اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ"[26]"یعنی اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے نصیحت کر کے دعوت دو اور (اگر بحث کی نوبت آئے تو) اُن سے بحث بھی ایسے طریقہ سے کرو جو بہترین ہو"، کی تعمیل ہو سکے۔ جب کہ مغربی علمِ تقابلِ ادیان کا مقصد دعوت و تبلیغ کی بجائے محض مذاہب کے متعلق ماضی کی تفصیلات کو جاننا اور پھر ان معلومات کا باہم تقابل کرنا ہے تاکہ ان میں موجود متفقات اور مختلفات کا علم حاصل کیا جا سکے۔
- مذکورہ بالا فرق کو مدنظر رکھنے سے یہ امر بھی بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ مغرب کے ہاں اسلامی ادب اور علمِ مطالعۂ ادیان کے ذخیرے میں سے انہی کتب کو پذیرائی حاصل ہوئی ہے، جو مغربی تصورِ تقابلِ ادیان سے قریب ہیں مثلاً علامہ شہرستانی کی "الملل والنحل"۔ نیز مغرب کے ہاں وہ اسلامی کتب جو مذاہب کے حق و باطل کے سوال اور اس کے دلائل پر مشتمل ہیں، کو تقابل ادیان کی بجائے مناظراتی ادب (Polemic Literature) یا متعصب نقطۂ نظر پر مشتمل قرار دیا جاتا ہے۔[27]
- اسلامی مطالعۂ ادیان اور مغربی تقابل ادیان اس نکتے پر مشترک نظر آتے ہیں کہ دونوں کے ہاں مذاہب و ادیان کے تصورِ عقائد، عبادات اور اخلاقات وغیرہ سے واقفیت ضروری ہے، اگرچہ اس واقفیت حاصل کرنے کی وجوہات اور مقاصد میں دونوں طریقہ ہائے مطالعۂ ادیان میں بنیادی اختلافات موجود ہیں۔
- دونوں طریقہ ہائے مطالعۂ ادیان میں مذاہب کا مطالعہ کرنے کے بعد ان میں مابہ الامتیاز اور مابہ الاشتراک نظریات، عبادات ورسوم اور اخلاقیات وغیرہ کا تعین کیا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات اس بات پر بطور اصول زور دیتی ہیں کہ دیگر ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ ابتدائی مکالمہ کے دوران صرف مشترک امور اور اقدار کو گفتگو کی بنیاد بنایا جائے اور پھر انہیں مشترکات کو بنیاد بنا کر مدعوّ کو مختلف فیہ امور کو تسلیم

[26] النحل،۱۲۵:۱۶

ālnḥl, 16:125

[27] Aasi, Muslim Contribution to the History of Religion, 420

کرنے کی دعوت دی جائے۔ اس بارے میں آیتِ مکالمہ، مکالمہ بین المذاہب کے بنیادی اصول فراہم کرتی ہے:

"يٰاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلاَّ نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ"[28]

ترجمہ: اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہم تم میں سے مشترک ہو، (اور وہ یہ) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور اللہ کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔

[28] آل عمران، ۳:۶۴

Ale'imrān, 3:64